مدیر کے نام

اسماعیل قریشی، عالمی تنظیم مسلم ماہرینِ قانون، لاہور

ماہنامہ ترجمان القرآن کے مضامین اور آپ کے اشارات سے مولانا مودودیؒ کے فکری مشن کی تابناکی برقرار ہے۔ خاص طور پر رسائل و مسائل کے باب میں آپ کی فقیہانہ بصیرت نمایاں نظر آتی ہے۔

میں نے اور میرے کرم فرما جناب اے کے بروہی مرحوم نے موجودہ آئین و قانون پر مولانا کی تصانیف کے اثرات کا جائزہ لینے کا پروگرام بنایا تھا۔ لیکن بروہی صاحب کو موت نے مہلت نہ دی۔ استعماری قوانین کے اسلامائزیشن کے سلسلہ میں اعلیٰ عدلیہ میں مسلسل قانونی جدوجہد اور قادیانیت کے خلاف قانونی جنگ کی وجہ سے مجھے فرصت نہ مل سکی۔ لیکن اس بات سے قلب کو اطمینان حاصل ہوتا رہا ہے کہ یہ بھی سیّد مودودیؒ کے مشن، جو دراصل اسلام کا عالم گیر مشن ہے، کا حصہ ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سیّد رفاقت، راولپنڈی

ترجمان القرآن کو دیکھ کر ایسے محسوس ہوا جیسے کوئی دیرینہ دوست، بچپن کا ساتھی مل جائے۔ میری اس میگزین کے ساتھ وابستگی بچپن سال سے اوپر کی ہوگی۔ میرے والد مرحوم و مغفور سیّد نادرشاہ برصغیر کی ان شخصیات میں سے تھے جنھوں نے ترجمان القرآن کو اس رسالہ کی ابتدا ہی سے باقاعدگی سے حاصل کرنا اور پڑھنا شروع کیا۔ جب میں بہت چھوٹا تھا تو میرے ذمہ یہ سعادت تھی کہ ترجمان القرآن کی کاپیوں کو ترتیب وار، لائبریری کے بک شیلف میں باقاعدگی سے لگاتا رہوں۔ اس صدی کے چالیسویں عشرہ کی ابتدا میں مَیں نے ترجمان القرآن پڑھنا بھی شروع کردیا۔ اپنی وضع قطع، لکھائی چھپائی اور آرٹ پیپر پر موتیوں جیسے جڑے ہوئے فقرات ایک قاری کو جو ابھی ناپختہ تھا اپنی طرف کھینچ لائے۔ اس پر سیّدنا مرحوم کا شگفتہ قلم، خوبصورت تحریر اور علمیت کے بحرِ بے کراں میں ڈوبے ہوئے خیالات ایک عجیب رنگ پیدا کرتے۔ میں اکثر سیّدنا کی تحریروں کو باآواز بلند، نظم کی صورت میں پڑھتا۔ کیونکہ ان کی نثر میں قافیہ اور ردیف سے بلند ہوکر، نظم کی جاذبیت اور روانی ہوا کرتی۔ میرا یہ طریقہ اس وقت جاری رہا جب تک میں ایم اے کا طالب علم تھا۔ پھر ۱۹۵۱ میں مَیں فوج میں کمیشن حاصل کرچکا تھا اور ۱۹۵۳ میں والد بزرگ وار وفات پا گئے۔ ان کے اس دنیا سے اٹھنے کے ساتھ ہمارے آبائی گھر میں ترجمان القرآن آنا بند ہوگیا اور فوج میں ان دنوں سیّدنا کی تحریریں تخریب کاری لٹریچر سمجھی جاتی تھیں۔ لہٰذا فوجی سرکل میں بھی اس قسم کے رسالے سے ناطہ ٹوٹ گیا۔

ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی ، گورنمنٹ کالج ، بونی ، چترال

میں ایک روایتی مکتوب نگار کی طرح آپ کو مبارک باد دے کر اس تحریر کو لپیٹنا نہیں چاہتا بلکہ چند امو. کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتا ہوں۔ ۱ - ترجمان القرآن بلاشبہ ایک علمی مجلّہ ہے اور اس کی یہ شناخت برقرار رہنی چاہیے' مگر زبان کو سلیس اور عام فہم بنا کر بھی یہ شناخت برقرار رکھی جاسکتی ہے۔ ۲ - ملکی حالات اور تازہ ترین عالمی واقعات کے حوالے سے رواں اور شستہ زبان میں مستقل تحریریں آنی چاہئیں۔ ۳ - اشارات کو ہر ماہ کسی اہم واقعہ پر جماعت کا نقطۂ نظر' غیر مبہم اور سلیس زبان میں پیش کرنے کے لیے وقف کرنا چاہیے۔ اس میں کوئی خوب صورت ادب پارہ پیش کرنے سے ابلاغ کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

محمد یٰسین مسلم ، شجاع آباد

خمینی صاحب کی قیادت میں تحریکِ اسلامی' ایران میں انقلاب لانے میں اس لیے کامیاب ہوئی کہ اس ـــ جو دین کا تصور دیا تھا اس میں معاشی انصاف اور خوشحالی کو نشانِ منزل قرار نہیں دیا بلکہ خود منزل قرار دیا تھ۔ الجزائر کی اسلامی تحریک نے اسلامک فرنٹ کے فورم پر مادیت کا کچھ تو تصور دیا تھا جو وہاں کامیاب ہوئے۔ آپ دیکھیں کہ انقلاب برپا کرنے والی مذہبی تحریکوں نے معاشی و مادی پہلو کو جو اہمیت دی وہ کس انداز میں تھی۔ آپ کا تصورِ مادیت --- معاشی ترقی اور زندگی کی بہتری' لازمی نشان منزل ہے --- قرآن کے تصو. مادیت سے مختلف ہے' اور آپ اپنے اس تصورِ مادیت سے عالمی سامراج کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔

مقبول الرحیم مفتی ، لاہور

سیّد مودودی مرحوم کے بعد جناب عبدالحمید صدیقی مرحوم نے جس طرح پرچے کے علمی معیار کو بر. رکھا' آپ کو اس معیار تک پہنچنے کے لیے ابھی کافی محنت کی ضرورت ہے۔

عطیہ کوثر ، گوجرانوالہ

فہم حدیث "کلام نبویؐ کی صحبت میں" بڑا اچھا سلسلہ ہے۔ مارچ کے شمارے میں احادیث کا انتخاب برمحل ہے' لیکن اس مرتبہ بعض احادیث کی وضاحت بالکل نہیں کی گئی (رسائل و مسائل میں جس کا سب معلوم ہوا)۔ لیکن میری آپ سے درخواست ہے کہ چند فقرات تشریح کے ضرور ہونے چاہئیں۔ اگر ساتویں اور آٹھویں احادیث کے الفاظ پر اعراب ہوتے تو الفاظ کو یاد کرنے میں آسانی ہوتی۔

ڈاکٹر غلام فرید بھٹی ، بہاول پور

شمارے کی شکل و شباہت اور اس کے مندرجات کو دیکھ کر بہت مسرت ہوئی۔ امید ہے ترجمان کی نئی پالیسی کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ترجمان القرآن میں قارئین کی رائے "آپ کی رائے" کے عنوان سے چند صفحات مخصوص کرلیں جس میں اپنے مخالفین اور موافقین کی رائے ضرور شائع کریں۔